حکمتِ سیّد مودودیؒ

عذاب کا ایک حکم واپس لے لیا گیا!

اِس وقت عذاب کے سے حالات درپیش ہیں۔ دُنیا کی اقوام بالعموم اپنے گناہوں کی رَو میں آگے ہی چلتی جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ تباہی آجاتی ہے۔ قرآن میں ہے کہ صرف ایک قومِ یونسؑ کی مثال ایسی ہے کہ جس پر عذابِ معلّق کے ٹوٹ پڑنے کا وقت قریب آگیا، مگر پوری قوم نے توبہ کر لی اور اللہ نے عذاب کا حکم واپس لے لیا۔

کاش کہ ہمارے ہاں کے علماء قوم کو ظلم و خیانت کے جرائم پر متنبہ اور توبہ پر متوجہ کرتے اور لوگ قومِ یونسؑ کی طرح ایک دن تمام شہروں اور قصبوں اور دیہات میں توبہ کے لیے جمع ہوتے اور خدا کے سامنے زاری کرتے۔ یقیناً خدا قوم کو بچا نکالتا۔ ورنہ اور کوئی علاج نہیں ہے۔ (مدیر)

یونس علیہ السلام جن کا بائیبل میں نام یوناہ ہے اور جن کا زمانہ ۸۶۰ — ۷۸۴، قبل مسیحؑ کے درمیان بتایا جاتا ہے۔ اگرچہ اسرائیلی نبی تھے مگر ان کو اشور (اسیریا) والوں کی ہدایت کے لیے عراق بھیجا گیا تھا۔ اور اس بنا پر اشوریوں کو یہاں قومِ یونس کہا گیا ہے۔ اس قوم کا مرکز اس زمانہ میں نینوا کا مشہور شہر تھا، جس کے وسیع کھنڈرات آج تک دریائے دجلہ کے مشرقی کنارے پر موجودہ شہر موصل کے عین مقابل پائے جاتے ہیں۔ اور اسی علاقے میں یونسؑ نبی کے نام سے ایک مقام بھی موجود ہے۔ اس قوم کے عروج کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ اس کا دارالسلطنت نینوا ۶۰ میل کے دَور

میں پھیلا ہوا تھا۔

اغلب یہ ہے کہ یہ وہی بستی ہے جس کو (عذاب کی زد میں آتے دیکھ کر۔ اضافہ از مدیر) چھوڑ کر حضرت یونسؑ بھاگ گئے تھے[1]
اُن کے جانے کے بعد عذاب آتا دیکھ کر جو ایمان اُس بستی کے لوگ لے آئے تھے اُس کی حیثیت صرف توبہ کی تھی جسے قبول کر کے عذاب اُن پر سے ٹال دیا گیا۔ اب حضرت یونسؑ دوبارہ ان کی طرف بھیجے گئے تاکہ وہ نبی پہ ایمان لا کر باقاعدہ مسلمان ہو جائیں۔

(مولانا مودودیؒ، بحوالہ علامہ آلوسی مزید یہ لکھتے ہیں):۔
حضرت یونسؑ نے اُن کو (یعنی اشوریوں کو۔ مدیر) خبر دی کہ تیسرے دن اُن پر عذاب آجائے گا اور تیسرا دن آنے سے پہلے آدھی رات کو وہ بستی سے نکل گئے[2] پھر دن کے وقت جب عذاب اس قوم کے سروں پر پہنچ گیا۔۔۔۔۔۔۔ اور انہیں یقین ہو گیا کہ سب ہلاک ہو جائیں گے تو انہوں نے اپنے نبی کو تلاش کیا، مگر نہ پایا۔ آخر کار وہ سب اپنے بال بچوں اور جانوروں کو لے کر صحرا میں نکل آئے اور ایمان و توبہ کا اظہار کیا۔۔۔۔۔۔ پس اللہ نے اُن پر رحم کیا اور اُن کی دُعا قبول کر لی۔ حوالہ: روح المعانی جلد ۱۱ ص ۱۷۰[3]

ملاحظہ ہو: تفہیم القرآن۔ ج ۲۔ نوٹ ۹۸۔ ص ۳۱۲ (سورۂ یونسؑ)
" " ج ۴۔ نوٹ ۸۴۔۸۵۔ ص ۳۰۹ (سورۂ الصّٰفّٰت)

---

[1] "بھاگ گئے" کے لفظ سے بظاہر اُلجھن سی پیدا ہوتی ہے، مگر ظاہر ہے کہ مصیبت سے، عذاب سے، سانپ سے، درندے سے بھاگا ہی جاتا ہے اور قرآن نے چونکہ اَبَقَ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس کے یہی معنی لغت میں ہیں۔
[2] یہ قصہ الگ ہے کہ حضرت یونسؑ کو کن حالات سے گزرنا پڑا۔
(باقی حاشیہ برصفحہ ۳۰)